ایک آدھ حملے کا واقعہ ہوا اور اس واقعے کی آڑ میں انڈیا نے سچی جھوٹی کہانیاں تراش کر آج تک پاکستان کی ناک میں دم کر رکھا ہے جبکہ پاکستان میں آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ مولانا فضل الرحمٰن پر ہونے والا حملہ ایک ٹیسٹ کیس کی حیثیت رکھتا ہے۔ پہلے حملے کے بعد دوسرے حملے کا ہو جانا اور دونوں حملوں میں مولانا کا کراماتی طور پر بچ نکلنا محض اللہ رب العزت کا فضل و کرم ہے لیکن یاد رہے کہ مولانا کو اپنے راستے کی رکاوٹ سمجھنے والے کبھی چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ اس لیے خود مولانا اور ان کی جماعت کو بھی فکر مند ہونا پڑے گا اور خاص طور پر حکمرانوں کو بہر حال پیش بندی کرنا ہوگی کیونکہ صرف مولانا ہی نہیں بلکہ اس ملک کے تمام معتدل مزاج، پر امن، محب وطن، باصلاحیت اور عوامی اثر ورسوخ رکھنے والے علماء کرام دشمن کا ہدف ہیں حکمرانوں کو اپنی غیر ذمہ داری، جانبداری، بے حسی اور غفلت والی روش ترک کر کے اس صورتحال کو کنٹرول کرنا ہوگا ورنہ ؎

لمحوں نے خطا کی تو صدیوں نے سزا پائی

☆......☆......☆

## دینی مدارس-پُر امن ادارے

۵مئی کو کنونشن سینٹر میں پانچ ہزار افراد کی موجودگی میں سابق وزیر اعظم جناب چوہدری شجاعت حسین نے کہا:

”جب میں وزیر داخلہ تھا، میں نے ۲۰ ہزار مدارس کا سروے کروایا، خفیہ ایجنسیوں کے ذریعے مکمل معلومات حاصل کیں، مگر ان ۲۰ ہزار مدارس میں سے کسی بھی مدرسہ سے نہ تو کوئی ایک پسٹل تک برآمد ہوا اور نہ ہی کوئی ایسی رپورٹ ملی کہ کوئی مدرسہ کسی قسم کی تخریب یا دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہو۔ میں پورے یقین سے کہتا ہوں مدارس کے خلاف چلائی جانے والی مہم محض تعصب کی بنیاد پر ہے۔ مدارس انتہائی پر امن طریقے سے اور مثبت انداز میں اپنا کام کر رہے ہیں۔ یہ مدارس دنیا کی سب سے بڑی این جی اوز ہیں، مدارس کے نظام کو قریب سے دیکھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔“

انہوں نے اسٹیج پر بیٹھے آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل حمید گل کی طرف دیکھا: ”کیوں جنرل صاحب جو کچھ میں نے کہا ہے درست ہے نا“؟ جنرل صاحب نے تصدیق میں سر ہلایا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ایک سابق وزیر داخلہ، سابق وزیر اعظم اور آئی ایس آئی کا سابق سربراہ ہزاروں کے مجمعے کے سامنے وضاحت سے یہ کہتے ہیں کہ ”پاکستان میں پوری کوشش کے باوجود بھی کسی مدرسہ سے ایک پسٹل تک برآمد نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی مدرسہ کسی منفی سرگرمی میں ملوث پایا گیا ہے“ تو پھر آخر کیا وجہ ہے کہ مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے؟ مغرب اگر مدارس کے خلاف بات کرتا ہے تو اس کا ایسا کرنا سمجھ میں آتا ہے، بے دین اور شیطانی قوتوں کے عزائم کو ناکام بنایا جاتا رہے گا۔ مغرب کو معلوم ہے مدرسہ وہ جگہ ہے جہاں نہ بکنے والے اور نہ جھکنے والے افراد تیار ہوتے ہیں۔ مگر حیرت اس وقت ہوتی ہے جب ”اپنے“ بغیر کسی دلیل اور ثبوت کے مدرسہ اور علماء کے خلاف بلا وجہ کمر بستہ ہو جاتے ہیں اور بسا اوقات مغرب وہ کچھ نہیں کہتا جو ”اپنوں“ کی زبان سے سننے کو ملتا ہے۔